

13713 - اہل سنت والجماعت کا صحابہ اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کی خلافت و امامت میں

مذہب

سوال

آپ کے پاس اس کی دلیل کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قائد نہیں بن سکتے تھے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول : اہل سنت والجماعت کے اصول میں ہے کہ ان کے دل اور زبانیں صحابہ اکرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارہ میں صاف اور سلیم میں -

دل بغض ، عناد، کینہ، دھوکہ اور کراہت سے اور زبانیں ہر اس قول سے پاک صاف ہیں جو صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کے شایان شان اور لائق نہیں -

اس لئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے :

اور (ان کے لئے) جو ان کے بعد آئیں جو کہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ایمان والوں کے لئے ہمارے دل میں کینہ و بغض (اور دشمنی) نہ ڈالے ہمارے رب بیشک تو شفقت و مہربانی کرنے والا ہے الحشر -/ (10)

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے ہوئے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے :

(میرے صحابہ کو برانہ کہو اور گالی نہ دو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم میں سے اگر کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کر دے تو وہ ان کے ایک مداور نہ ہی اس کے نصف تک پہنچ سکتا ہے)۔

صحیح بخاری حدیث نمبر - (3673) صحیح مسلم حدیث نمبر - (2541)

اور اہل سنت والجماعت کا یہ بھی اصول ہے کہ وہ صحابہ اکرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے جو فضائل و مراتب کتاب و سنت

اور اجماع سے ثابت ہیں اسے قبول کرتے ہیں اور ان میں سے جس نے فتح - صلح حدیبیہ - سے قبل اللہ تعالیٰ کے راہ میں خرچ اور قتال کیا اسے اس کے بعد خرچ کرنے اور قتال کرنے والے پر فضیلت دیتے ہیں -

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے :

تم میں سے جن لوگوں نے فتح سے پہلے فی سبیل اللہ خرچ کیا اور قتال کیا وہ (دوسروں) کے برابر نہیں بلکہ ان سے بہت بڑے بلند درجے پر فائز ہیں جنہوں نے فتح کے بعد خیراتیں دی اور جہاد کیے ہاں بھلائی کا وعدہ تو اللہ تعالیٰ کا ان سب سے ہے جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے اللہ تعالیٰ خبردار ہے الحدید -/ (10)

اہل سنت والجماعت مہاجرین کو انصار پر مقدم کرتے ہیں :

اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے :

اور جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیروکار ہیں اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو اور وہ سب اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے التوبة -/ (100)

تو اللہ تعالیٰ نے مہاجرین کو انصار پر مقدم کیا ہے -

اور اہل سنت والجماعت کا یہ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے - جو کہ تین سو دس کے کچھ اوپر تھے - متعلق فرمایا ہے : تم جو کچھ بھی عمل کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے -

اس لئے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اللہ تعالیٰ نے اہل بدر پر جہانکا اور فرمایا : تم جو کچھ بھی عمل کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے -)

صحیح بخاری حدیث نمبر - (3007) صحیح مسلم حدیث نمبر - (2494)

اور اہل سنت والجماعت کا یہ ایمان ہے کہ جس نے بھی درخت کے نیچے بیعت کی وہ آگ و جہنم میں نہیں جاسکتا -

جس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی خبر دی اور بتایا ہے بلکہ ان سے تو اللہ تعالیٰ راضی اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے ہیں اور جن کی تعداد ایک ہزار چار سو (1400) تھی -

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے :

یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے راضی ہو گیا جبکہ وہ درخت تلے آپ سے بیعت کر رہے تھے ان کے دلوں میں جو کچھ تھا اسے اللہ تعالیٰ نے معلوم کر لیا اور ان پر اطمینان اور سکون نازل فرمایا اور انہیں قریب کی فتح عنایت فرمائی الفتح -/(18)

اور اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

(ان شاء اللہ درخت والوں میں جنہوں نے اس کے نیچے بیعت کی کوئی بھی آگ میں داخل نہیں ہوگا) صحیح مسلم حدیث نمبر - (2496)

تو بیعت کرنے والوں میں ابوبکر و عمر و عثمان اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی شامل تھے -

اور اہل سنت ان کو جنہیں اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی خوشخبری دی ہے کہ وہ جنتی ہیں انہیں وہ جنتی مانتے ہیں جن کی تعداد دس ہے اور جنہیں عشرۃ مبشرہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور ان کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس اور ان کے علاوہ دوسرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی شامل ہیں -

اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے :

(ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان جنتی ہیں، علی جنتی ہیں، طلحہ جنتی ہیں، زبیر جنتی ہیں، عبدالرحمن بن عوف جنتی ہیں، سعد جنتی ہیں، سعید جنتی ہیں، ابو عبیدہ بن جراح جنتی ہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

سنن ابوداؤد حدیث نمبر - (4649) سنن ترمذی حدیث نمبر - (3747) اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ ہے اسے صحیح قرار دیا ہے -

اور اہل سنت اس بات کا اقرار کرتے اور مانتے ہیں کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ سے تو اتر کے ساتھ نقل ہے کہ اس امت میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے بعد عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں -

محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو کہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سے سب سے بہتر اور افضل کون ہے تو انہوں نے فرمایا : ابوبکر میں نے کہا ان کے بعد پھر کون تو انہوں نے فرمایا : عمر میں ڈر گیا کہ آپ یہ نہ کہہ دیں کہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں نے کہا پھر ان کے بعد آپ ہیں تو انہوں نے فرمایا میں تو مسلمانوں میں سے ایک عام آدمی ہوں)

صحیح بخاری حدیث نمبر - (3671)

تو اہل سنت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تیسرے نمبر اور علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چوتھے نمبر پر مانتے ہیں

دیکھیں کتاب : الواسطیۃ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ شرح کے ساتھ ۔

دوم : اور اہل سنت کا یہ مذہب اور مسلک ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سے سب سے زیادہ خلافت کے حقدار ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ۔

آپ کے سامنے ذیل ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت کے دلائل پیش کئے جاتے ہیں:

1۔ محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو آپ نے اسے دوبارہ آنے کا فرمایا تو وہ کہنے لگی مجھے یہ بتائیں کہ اگر میں آؤں تو آپ نہ ملیں گویا کہ وہ یہ کہہ رہی ہو کہ آپ پر موت آجائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابو بکر کے پاس آجانا ۔

صحیح بخاری حدیث نمبر۔ (3659)

2۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(میرے بعد ابو بکر اور عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی اقتداء کرنا)۔

سنن ترمذی حدیث نمبر۔ (3805) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے ۔

3۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(میں کنویں سے پانی نکال رہا تھا کہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آئے تو ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ڈول پکڑ کر ایک یا دو ڈول پانی نکالا اور اس نکالنے میں کمزوری تھی اللہ تعالیٰ اسے بخشے پھر اس کے بعد عمر رضی اللہ تعالیٰ نے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے ڈول پکڑا تو ان کے ہاتھ میں وہ ایک بڑے ڈول میں بدل گیا تو میں نے لوگوں میں اس سے بڑا کوئی عبقری دیو ما لائی قوت والا نہیں دیکھا جو کہ کام کو پوری طرح کرنے والا ہو حتیٰ کہ لوگوں نے کھال میں مارا)

صحیح بخاری حدیث نمبر۔ (3676)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کی شرح میں کہتے ہیں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول (میں کنویں پر تھا) یعنی نیند میں ۔

اور یہ قول (اس سے پانی نکال رہا تھا) یعنی میں پانی سے ڈول بھر رہا تھا ۔

اور یہ فرمان (تو ایک یا دو ڈول نکالے) ذنوب بڑے سے ڈول کو کہتے ہیں جس میں پانی ہو جو مجھے ظاہر ہو رہا ہے وہ یہ کہ اس میں ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں جو بڑی بڑی فتوحات ہوئی ہیں ان کی طرف اشارہ ہے جو کہ تین ہیں اور اسی لئے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذکر میں ڈول نکالنے کی تعداد کا ذکر نہیں بلکہ اس کی عظمت بیان کی ہے جو کہ ان کے دور خلافت میں کثرت فتوحات کی طرف اشارہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ ہے اس حدیث کی تفسیر اپنی کتاب (الام) میں ذکر کی ہے وہ اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں :

(ان کے ڈول نکالنے میں ضعف اور کمزوری تھی) اس کا معنی یہ ہے کہ ان کی مدت خلافت کے قلیل ہونے اور ان کی موت اور اہل ردہ کے ساتھ لڑائی میں مشغول رہنے کی طرف اشارہ ہے جس نے انہیں فتوحات سے مشغول رکھا اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو زیادتی میں پہنچے وہ ان کی مدت خلافت میں زیادہ ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ انتہی ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان : (اور اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے)

اس کے متعلق امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ : یہ متکلم کی طرف سے دعاء ہے یعنی اس کا کوئی مفہوم نہیں ۔

اور ان کے علاوہ دوسروں کا کہنا ہے کہ : اس میں ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جلد وفات کی طرف اشارہ ہے یہ ایسے ہی ہے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ ہے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرمایا ہے :

تو اپنے رب کی تسبیح بیان کر اور اس سے بخشش طلب کر بیشک وہ توبہ قبول کرنے والا ہے

کیونکہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرب وفات کی طرف اشارہ ہے ۔

میں کہتا ہوں کہ : اس میں یہ بھی احتمال ہو سکتا ہے کہ اس میں فتوحات کے قلیل ہونے کی طرف اشارہ ہے جس میں کوئی مضائقہ نہیں اور اس کا سبب ان کی مدت خلافت قلیل ہونا ہے تو ان کے لئے مغفرت کا معنی یہ ہوگا کہ ان پر کوئی ملامت نہیں ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان : (تو ان کے ہاتھ میں ایک بڑا ڈول بن گیا) یعنی بہت بڑا ڈول ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان : (میں نے اس سے بڑا عبقری نہیں دیکھا)۔

اس سے مراد یہ ہے کہ ہر چیز اپنے انتہاء کو پہنچ جائے ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: (فریہ) اس کا معنی یہ ہے کہ وہ ہر کام کو پورا کرے۔

4- عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں مجھے فرمایا کہ اپنے باپ ابوبکر اور بھائی کو میرے پاس بلاؤ تا کہ میں کچھ لکھ دوں کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کوئی خواہش کرنے والا خواہش کرے اور یہ کہے گا کہ میں اولی ہوں اور اللہ تعالیٰ اور مومن اس کا انکار کریں ابوبکر کے علاوہ۔

صحیح مسلم حدیث نمبر۔ (2387)

5- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض الموت میں ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز میں مسلمانوں کا امام متعین کیا اور ابوبکر کے علاوہ کسی اور پر راضی نہیں ہوئے تو اس امامت صغریٰ میں انہیں خلیفہ بنانے میں امامت کبریٰ (خلافت) کی طرف اشارہ تھا کہ امامت کبریٰ میں بھی وہ ہی خلیفہ ہوں گے۔

واللہ اعلم .